روزنامہ "الجمعیۃ" دہلی ○ شیخ الاسلام نمبر

تذکرۂ
شیخ العرب والعجم
حضرت مولانا سیّد حسین احمد مدنی
قدس اللہ سرہ العزیز

المتوفی ۱۳۷۷ھ
۱۹۵۷ء

باہتمام
ہفت روزہ الجمعیۃ دہلی

فون 3311455
3317729
فیکس 3316173

ناشر
جمعیۃ علماء ہند

۱- بہادر شاہ ظفر مارگ، نئی دہلی

ید اللہ علی الجماعۃ

روزنامہ الجمعیۃ دہلی

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

ایڈیٹر: محمد عثمان فارقلیط — معاون: بہار برنی

خصوصی شمارہ بروز ہفتہ ۲۵ رجب المرجب ۱۳۷۷ھ مطابق ۱۵ فروری ۱۹۵۸ء جلد ۴۳

اشاعت دوم: ۱۵ ربیع الاول ۱۴۱۹ھ مطابق ۱۰ جولائی ۱۹۹۸ء جمعۃ المبارکہ

جانشین شیخ الاسلام حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ العالی کا

اظہار مسرت

روزنامہ الجمعیۃ دہلی کی خصوصی دستاویزی و تاریخی اشاعت "شیخ الاسلام" نمبر
جسکی مانگ ہند بیرون ہند میں برابر رہتی ہے ادارہ قابل ستائش ہے کہ اس نے اب
پھر سے شائع کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ اللہ ہم سبکو اپنی مرضیات اور ملک وملت کی
پرخلوص خدمات کی توفیق اور قبولیت عطا فرمائے فقط

اسعد غفرلہ

یکم جولائی ۹۸ء

[illegible]

زیر سرپرستی
امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ
صدر جمعیۃ علماء ہند

معاون خصوصی
مولانا محمود مدنی
ناظم تنظیم جمعیۃ علماء ہند

زیر نگرانی
محمد سالم جامعی
منیجر
ہفت روزہ الجمعیۃ دہلی

ادھر حکیم صدیق حسن صاحب بریلوی کا علاج شروع ہوا۔ موصوف کے نسخے سے مرض میں کافی افاقہ ہو گیا۔ حکیم صاحب نے بھی آرام ہی پر زیادہ زور دیا۔ اس لئے حضرت مدظلہ باہر نکلنا ترک فرمایا اور اندر ہی رہ کر تمام معمولات پورے فرماتے رہے۔ نماز اب بھی باہر پڑھتے تھے۔ مگر بجائے مسجد جانے کے باہر ہی مہمان خانے میں کافی لمبی جماعت ہو جاتی تھی۔ مگر حضرت مدظلہ برابر اظہار تاسف فرماتے تھے اور اکثر فرماتے افسوس مسجد اتنی قریب ہے پھر بھی مجھے روکا جا رہا ہے حالت بستر صحت اختیار کر رہی تھی۔ حکیم صدیق صاحب دو چار روز رہ کر واپس تشریف لے گئے۔ اسی وقت مجھے دارالعلوم کے کتب خانے سے کوئی کتاب غالباً اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ نکلوانی تھی۔ حضرتؒ اپنے کمرے میں مصروف مطالعہ تھے، میں حاضر ہوا۔ ڈرتے ڈرتے عرض کیا۔ حضرت ایک سفارش لکھ دیں کتاب مل جائے گی۔ آہ اپنے اپنے مخصوص انداز میں تیز مگر نہایت شفقت آمیز اور ملائم لہجہ میں فرمایا۔ گدھا ہو گیا ہے۔ میرے نام پر کتابیں لیتا ہے اور گم کر دیتا ہے (گذشتہ سال یہ واقعہ ہو چکا تھا۔ مگر پھر گمشدہ کتاب مل گئی تھی)، میں نے عرض کیا۔ حضرت اب میں پوری ذمہ داری کے ساتھ حفاظت کروں گا۔ حضرت نے درخواست لے لی، پڑھی دستخط فرمائے کتاب مل گئی۔ آہ! بیدرد موت تو نے ہم سے کس قدر انمول خزانہ چھین لیا۔ تو نے اپنے دامن علم و عمل کمال و ہنر، فضل و تقویٰ کے جواہرات سے بھر لیا اور ہم تشنگان تہذیب و اخلاق کو سوتا تڑپتا چھوڑ کر اپنی سنگ دلی کا ثبوت دیا۔ اب نہ محبت سے وہ ڈانٹ سننے کو ملے گی۔ نہ دل جوئی اور خاطر داری کرنے والی نگاہیں۔ ایک عجیب مسکراہٹ کے ساتھ جس میں ایک طرف لطف اندوزی کی کیفیت ہوتی تو دوسری جانب اصلاح کا خیال پوشیدہ۔ چھوٹی بڑی باتوں پر فرماتے گدھا کہیں کا۔ بیوقوف ہو گیا ہے۔ صاحبزادہ ارشد سلمہ کوئی ضد کرتے اور مچل مچل کر ابا جی! میرے ابا جی، ابا جی! ہاتھ سے ہٹاتے ہوئے فرماتے، ہٹ جا بے وقوف کہیں کا، کبھی کبھی فرماتے، جا اپنی آپا (والدہ محترمہ) سے مانگ لے۔ صاحبزادے اس پر بھی ضد کرتے۔ اچھا آپ ان سے کہہ دیں۔ میں بلا کر لاتا ہوں اور جھٹ جا کر کہتے [illegible] بلا رہے ہیں۔ اتنی دیر میں حضرت مطالعہ میں مصروف ہو جاتے اور جب [illegible] جاتیں تو فرما دیتے، دیکھو یہ گدھا کیا کہتا ہے۔ مجھے تنگ کر رہا ہے۔ آپا اسے نعمت سے محروم دیتیں۔ مگر ضد اور اصرار کا اتنا بڑا سہارا، اتنا خلیق باپ جس کو نصیب ہو وہ کسی کی کب پرواہ کرتا۔ قیمتی سے قیمتی بڑی سے بڑی چیز ذرا سے اصرار پر حضرت بچوں میں سے کسی کے حوالے فرما کر اپنے سر سے بہت بڑا بوجھ اتار دیتے تھے۔ [illegible] ملاقات میں افریقہ سے کوئی صاحب گھڑی لائے جو وہیں سے کسی نے دی تھی، یہ گھڑی کم از کم اس ماحول میں عجیب تھی۔ حضرت نے قبول فرمالی اور تکیہ کے نیچے رکھ لی۔ عزیزم ارشد سلمہ کو پسند آگئی اور بلا کسی پس و پیش کے تکیہ کے نیچے سے نکال کر جیب میں ڈال لی۔ حضرت کو خیال بھی نہیں تھا۔

آہ! حضرتؒ کی مبارک زندگی کے کس کس پہلو کو یاد کیا جائے۔ کس کس گوشے کو اجاگر کیا جائے۔ صحیح معنوں میں صحابہؓ کے اخلاق، ایثار، طہارت و عبادت حب الوطنی، فریفتگیٔ دین کا نمونہ دیکھنا ہوتا تو لو اس دور میں نائب رسول اکرم شیخ العرب والعجم، امام حدیث حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ لیتے۔ ان ایام میں جب حضرت باہر تشریف لانے لگے تھے۔ نماز ظہر جماعت سے ادا کرنے کے بعد، مغرب کے بعد تک باہر قیام فرماتے تھے۔ عصر بعد عام اجتماع ہو جاتا تھا۔ اور اس اجتماع میں ہر شخص کو حق تھا کہ اپنی صلاحیت یا اپنے ذوق کے مطابق جو ضرورت پیش کرنی چاہے پیش کر دے۔ ایک صاحب نے عرض کیا۔ حضرت بہت دنوں سے تمنا ہے کہ آپ ہمارے گاؤں تشریف لے چلیں۔ حضرت نے بہت آہستگی سے فرمایا۔ بھائی میری خوش نصیبی ہے کہ اللہ پاک نے مجھے آپ لوگوں کی خدمت کا موقع دیا ہے، مگر میری مجبوری اس سعادت میں مانع ہے فرمایا بھائی میں تو خود مجبور ہو رہا ہوں۔ انشاء اللہ بشرط صحت زندگی ضرور آپ کے یہاں آؤں گا۔ اس محبت بھرے جواب سے وہ ایسا محبت و عقیدت اور مسرت و سرور سے بھرپور مجلس سے اٹھا کہ اس وقت کی لذت تاحیات فراموش نہ کر سکے گا۔ بعض مخلصین جن میں سے مولانا اسعد صاحب مولوی سلطان الحق صاحب ناظم کتب خانہ دارالعلوم وغیرہ کو درخواستوں کی بے موقع اور بے محل کی تکلیف نہایت شاق گزرتی تھی۔ یہ اشاروں سے منع کرتے تھے۔ ایک روز جب اشارے بھی کام نہ چلا تو مولانا سلطان صاحب نے ہمت کر کے زور سے فرمایا۔ بھائی اب تو حضرت کو آرام کر لینے دو۔ آہ! صرف ایک جواب جو حضرتؒ نے خدام کی محبت کو ملحوظ رکھ کر نہایت شفقت سے عنایت فرمایا تھا اور روزانہ کی کش مکش کے لئے کافی اور آئندہ کے لئے مسکت ہو گیا۔ فرمایا بھائی دنیا آرام کی جگہ تھوڑی ہی ہے۔ یہاں آرام کے لئے نہیں پیدا ہوئے ہیں۔ اس ایک جواب میں نصیحت تھی۔ طالب علم کے لئے تالیف قلب کا سہارا تھا اور خدام کی خدمت خلق اور محبت خلق کا ایک سبق تھا۔ ان دنوں میں ہندو اور مسلمان ضرورت مند تعویذوں کی درخواست بھی پیش فرماتے رہے۔ حضرت غایت محبت و شفقت سے اس قسم کی درخواستیں مولانا اطہر صاحب بہاری فاضل دارالعلوم و مجاز حضرتؒ، کے حوالے فرما کر نقش کے متعلق کچھ ہدایات فرما دیتے۔ وہ حسب ضرورت تعویذ عنایت فرما دیتے۔ اللہ اللہ آخری وقت تک بیماری کی شدت کے باوجود اخلاق و محبت کا یہ پیکر انسانیت و شرافت کا حامل سیرت محمدی کا نمونہ پیش کرتا رہا۔ بعض اوقات سانس کی تکلیف، بیٹھنے کی وجہ سے سخت ہو جاتی، مگر مغرب تک بیٹھنا ضروری تھا۔

بہرحال مقدرات میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ معالج خوش تھے کہ علاج کامیاب ہے۔ صحت دن بدن ترقی کر رہی ہے۔ اب ترقی صحت کی رفتار تیز کرنے کے لئے نسخہ میں ترمیم کرنی چاہیئے۔ ترمیم کی گئی۔ مگر کیا معلوم تھا کہ مقدرات